سورہ روم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ | ایت نمبر (۳۱-۳۲)

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارك

[صفر المظفر 1431ھ بمطابق 22 جنوری 2010]

عنوان

حصہ اوّل

اسلام کی امتیازی خصوصیات

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنٰی سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اَوْفُوْا عَهْدَهٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۝

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۝

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

حدیث : قال النبی ﷺ الاسلام یعلو ولا یعلی علیه (مجموعه صحاح سته)

صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ۝

حاضرین کرام! تلاوت کی گئی آیت مبارکہ کی روشنی میں آج میرا موضوع ''اسلام کی امتیازی خصوصیات'' اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

ایک ایسے وقت میں جب مخالفین اسلام دین عالی پر اوچھے ہتھکنڈوں کے ذریعے سیریک حملے کر رہے ہیں اور نظریاتی اور علمی سطح پر شکوک وشبہات پیدا کر کے اسلام سے انسانیت کو بدگمان اور دور کر رہے ہیں۔ محاسن اسلام اور اس کے امتیازی اوصاف کا تذکرہ اور اس کی نشر واشاعت کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے اور پھر رمضان المبارک میں جبکہ شیاطین اور سرکش جن قید کر دیئے گئے ہیں اس تذکرہ کا زیادہ موثر ہونا بھی یقینی ہے چنانچہ اس چیز کو مدنظر رکھ کر اس موضوع پر چند معروضات پیش ہونگی جو آیات آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہیں سب سے پہلے ان کا ترجمہ سماعت فرمائیں۔

بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر مکمل کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

اور جو اسلام کے علاوہ دین تلاش کرے گا وہ ہرگز اسے قبول نہ کیا جائے گا۔

ترجمہ حدیث: اسلام غالب ہوتا ہے اور اس پر غالب نہیں ہوا جا سکتا۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جسم مٹی سے بنا ہے اور اس کی غذا بھی مٹی سے بنی جبکہ روح آسمانی ہے اس کی غذا اور علاج بھی آسمان سے آیا ہے۔ تلاوت کی آیات اور حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ وہ غذا اور علاج دین اسلام ہے جو کہ کامل ہے اور اکمل ہے وہ اتنا بہترین ہے اور اس کا اختیار کرنا اتنا ضروری ہے کہ اس کے بغیر کوئی بھی سابقہ آسمانی یا لوگوں کا بنایا ہوا دین کسی صورت بھی نہ صرف یہ کہ علام الغیوب اور تمام خوبیوں اور خامیوں کو جاننے والے رب کے ہاں مقبول نہیں بلکہ دنیا میں نظریاتی اور علمی سطح سے اس دین اسلام پہ غالب آسکنے والا نہیں ہے۔ ویسے تو دین اسلام بے حد وسیع اور لامحدود صفات اور محاسن اپنے اندر رکھتا ہے جن کا احاطہ کرنا ناممکن ہے تاہم چند امتیازی خصوصیات کا اجمالی تذکرہ کرتے ہیں۔

1۔ دین اسلام ایک مکمل دین ہے:

اسلام زندگی کے ہر پہلو، ہر موضوع اور ہر معاملہ پر بہت خوبصورتی اور عمدگی سے روشنی ڈالتا ہے۔ بہترین اخلاقی، سیاسی، معاشی، عدالتی اور دیگر ہر قسم کے نظام فراہم کرتا ہے۔

2۔ لامحدود دین ہے۔

دین اسلام کسی ایک جگہ، ایک مسئلہ، ایک زمانہ، ایک موضوع یا صرف دینوی یا اخروی زندگی تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر جگہ ہر زمانے، ہر موضوع اور عالم عدم

سے جنت اور جہنم تک کی تفصیل اور مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○

ترجمہ: یہ قرآن کوئی ایسی بات نہیں جو گھڑی جائے بلکہ گزشتہ وحی کی تصدیق کرتا ہے اور ہر چیز کی تفصیل بتانے والی اور ہدایت اور رحمت کا سبب ہے مومن لوگوں کیلئے۔

3۔اسلام دین فطرت ہے:

ایک انسان کے انسان ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس میں شرم وحیاء، تحفظ عزت، حریت، ضابطہ اخلاق جیسے اوصاف ہوں، ان اوصاف سے مزین انسان ہی انسان کہلانے کے قابل ہیں اور ایسے اوصاف اسلام فراہم کرتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○

ترجمہ: اپنے چہرے کو دین کیلئے سیدھا رکھیں یکسو ہوتے ہوئے، یہ اللہ کی وہ فطرت ہے جس پہ اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں آسکتی، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ایک حدیث میں ارشاد وارد ہوا ہے۔

کل مولو دیولد علی الفطرة فابواه یهو دانه اویمجسانه او ینصرانه اؤ کما قال علیه الصلوة و السلام)

ترجمہ: ہر بچہ فطرت (اسلام) پہ پیدا ہوتا ہے، اس کے والدین اس کو یہودی، مجوسی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔

چنانچہ اسلام فطرت انسانی کے تمام تقاضوں سے مکمل طور پر آگاہ دین ہے اور فطری تقاضوں کے اظہار اور ان کی تکمیل کیلئے صحیح اور درست دائرہ کار معین کر کے اسے صحیح سمت دکھاتا ہے۔

4اسلام الہامی دین ہے:

اگرچہ یہودیت اور عیسائیت بھی الہامی دین تھے اور وحی آسمانی پر مشتمل تھے مگر ان میں تحریف اور تبدیلیاں کردی گئیں ہیں جبکہ اسلام میں کسی انسان کی خواہشات کا عمل دخل نہیں ہے اور یہ مالک کائنات کی رضامندی پر مبنی دین ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمَا كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ○

ترجمہ۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ گھڑ لیا جاتا ہو اللہ تعالیٰ کے علاوہ، بلکہ تصدیق کرنے والا ہے اپنے سے پہلے وحی کی اور تفصیل بیان کرنے والا ہے اس کتاب کی جس میں کچھ شک نہیں (اور وہ) رب العلمین کی طرف سے ہے۔

5اسلام دین رحمت ہے:

اسلام پوری دنیا کیلئے امن، سلامتی اور رحمت کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اسی لیے ہمارے نبی اکرم ﷺ صرف مسلمانوں کیلئے نہیں بلکہ تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔ خدا تعالیٰ نہ صرف مسلمانوں کا بلکہ تمام کائنات کا مالک اور رب ہے سب کیلئے رحیم وکریم ورزاق ہے، سب کا خالق ومعبود ہے، سب کیلئے ستر ماؤں سے زیادہ محبت اور رحمت کرنے والا ہے۔

خود ایک حدیث قدسی میں آتا ہے کہ اللہ نے فرمایا۔

ان رحمتی وسعت غضبی

ترجمہ: میری رحمت میرے غصے پر حاوی ہے۔

نیز یہ بھی آتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی نافرمانیوں پر فوراً پکڑتا تو انسانیت کب کی ختم ہو چکی ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ عفو ودرگزر کرتا رہتا ہے اور انسان کو مہلت دیتا رہتا ہے تاکہ وہ کسی بھی موقع پر توبہ کرلے۔

6اسلام دین نجات ہے:

اسلام ایسا دین ہے، جس کی بنیاد تقویٰ و پرہیزگاری پر ہے۔ جو بیان کرتا ہے انسان دنیا میں جو کچھ بھی کرے گا اس فانی زندگی کے بعد اپنی اخروی زندگی میں انعام یا سزا یا نجات یا عذاب پائے گا۔ سو نیک عمل کرنے والے کیلئے خدا تعالیٰ کی خوشنودی یا نجات ہے اور برے اعمال کے مرتکب کیلئے خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور دردناک عذاب ہے۔

7 اسلام دین رواداری ہے:

اسلام ایسا دین ہے جو کہ امن و محبت، صبر و تحمل، عفو و درگزر، بردباری، خوش خلقی رواداری کا دین ہے اور اسلام کی یہی خصوصیات اس کو دوسرے مذاہب میں سے منفرد مقام عطا کرتی ہے۔ ہمارے نبی اقدس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پاک ان تمام خوبیوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ کبھی کسی نے راستہ میں کانٹے بچھائے تو کبھی کسی نے کوڑا الٹ دیا، کبھی کسی نے پتھر مار کر لہولہان کر دیا تو کبھی شعب ابی طالب میں محصور کر دیا تو کبھی مصائب، تکالیف، مظالم کی انتہا کر دی، اس سب کے باوجود رحمت العلمین ﷺ کی رواداری، بردباری کی وجہ سے دعوت اسلام میں وہ اثر پیدا ہوا کہ اسلام ہر طرف ہر جگہ پھیلا۔

8 اسلام پسندیدہ دین ہے:

لیکن مذہب اسلام کو ایک تو مکمل مذہب ہونے کا شرف حاصل ہے تو دوسری طرف یہ خدا تعالیٰ پسندیدہ مذہب ہے خدا تعالیٰ فرماتے ہیں،

آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا۔

(سورۂ مائدہ، آیت نمبر 3)

بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے (سورۂ آل عمران آیت نمبر 19)

9 اسلام اخلاقی دین ہے:

اخلاق سے مراد اچھی خصوصیات و عادات ہیں۔ اسلام کو اخلاقی دین ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ کیونکہ اسلام میں ریاکاری، جھوٹ منافرت، فرقہ بندی، زناکاری، ڈاکہ زنی وغیرہ منافقت، قومیت پرستی، قتل و غارت، فساد اور رذائل سے منع فرمایا گیا اور اس کی ذرہ برابر بھی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے اور عادات سلیمہ یعنی محبت، اخوت، بھائی چارہ، ایفائے عہد، سچائی اور امانت و دیانت اور نیکی کا حکم دیا گیا ہے۔ سو اسلام ایک اخلاقی دین ہے اور اسلام کا دیا ہوا نظام تمام مذاہب کے اخلاقی نظاموں سے سب سے اعلیٰ ہے۔ کیونکہ یہ ایسے اصولوں کو رواج دیتا ہے جو کہ ترقی کامیابی نجات کے ضامن ہیں۔

10 اسلام انسانی حقوق کا علمبردار دین ہے:

اسلام انسانی حقوق کا علمبردار دین ہے، اسلام انسانی حقوق پر بہت زیادہ توجہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ حقدار کو اس کا حق ملنا چاہیے، اسلام کمزور کا ساتھ دیتا ہے، طاقتور کا نہیں، یہ والدین، دوستوں، اور زوجین، اقربا، غلاموں سب کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔

11 اسلام انقلابی دین ہے:

اسلام انقلابی دین ہے۔ اس نے جلوہ افروز ہوتے ہی پرانے اور فرسودہ نظاموں کو بدل دیا، اس ضمن میں چند مثالیں بیان کرنا چاہوں گا۔

1 خطہ عرب:

حضور ﷺ کی بعثت سے قبل عرب جہالت و پستی کی انتہاؤں کا شکار ہو چکے تھے۔ کئی طرح کی برائیاں ان کا تعارف بن چکی تھیں۔ مثلاً لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، شراب نوشی، زناکاری، لڑائی جھگڑے، حضور ﷺ کی بعثت سے اور تعلیمات اسلامی سے عرب، اسلام اور ایمان کی روشنی کے نور سے منور ہو گیا۔ اور عرب معاشرہ دنیا کا بہترین معاشرہ بن گیا۔

سلطنت روم:

روم کا حکمران خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ وہاں پر ظلم کا راج تھا، زناکاری، فحاشی، عیاشی کا دور تھا شراب خانے تھے۔ لیکن اسلام کی برکت اور نعمت سے اخلاقی پستی، اخلاقی

بلندی میں بدل گئی، جب مسلمان اس علاقے میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوئے تو اس کی علاقے کی کایا پلٹ گئی۔

ایران:

طلوع اسلام کے وقت اگرچہ ایران کی حکومت دنیا کی مضبوط ترین حکومت تھی۔ لیکن تہذیب کا عالم یہ تھا کہ ملک میں آگ، چانداور سورج کی پرستش ہوتی تھی۔ چوری، زنا کاری، ڈاکہ زنی اس معاشرے کی خوبیاں تھیں۔ لیکن جب اسلام اپنی نور کی روشنی لے کر وہاں پہنچا تو ایران تہذیب کا مرکز بن گیا۔

ہندوستان:

جس وقت ہندوستان میں مسلمان آئے اس وقت ہندوستان کا معاشرہ عجیب بدحالی کا شکار تھا۔ درجہ بندی، تعصب نظری، عورتوں کی کمتری، اور اخلاقی برائیاں عام تھیں۔ اسلام کے آنے سے یہاں کے لوگ اسلامی تعلیمات کے گرویدہ ہوگئے اور جوق در جوق اسلام میں داخل ہوگئے۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت ،لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہوجائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

انشاء اللہ بقیہ حصہ پر آئندہ جمعہ کو گفتگو ہوگی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین